© rasailojaraid.com

کَرِیْمًا (بنی اسرائیل ۱۷:۲۳) ''انھیں اُف نہ کہو، ان کو جھڑکو نہیں، ان سے باعزت گفتگو کرو''۔ والدین کو اولاد کی جنت اور دوزخ قرار دیا گیا ہے۔ اس کی روشنی میں آپ کے بیٹے کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہیے۔ آپ نے اب تک جو کیا ہے وہ شریعت کی روشنی میں درست ہے۔ شریعت نے ماں باپ کو اولاد کے درمیان اس طرح حساب کر کے برابری کا پابند نہیں بنایا جس طرح آپ کے بیٹے کا مطالبہ ہے۔ (ع - م)

تقسیم وراثت کو مؤخر کرنا

س: کہا جاتا ہے کہ میت کے فوت ہونے کے بعد وراثت فوری طور پر تقسیم ہونی چاہیے اور اس کے لیے ایک حدیث کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا کیا جائے تو ورثا کو عملاً مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا ہے۔ اس کی کل وراثت ایک گھر ہے جس میں بیوہ اور بچے رہایش پذیر ہیں جس میں بیٹے بیٹیاں ہیں اور ابھی کچھ بچے شادی شدہ ہیں اور کچھ غیرشادی شدہ ہیں۔ لیکن اس گھر کے بٹوارے سے بیوہ اور غیرشادی شدہ بچوں کو کچھ مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اس صورت میں کیا کرنا ہوگا؟ خیال رہے کہ شادی شدہ بچے گھر کی تقسیم چاہتے ہیں، جب کہ بیوہ اور کنوارے بچے تقسیم وراثت کو کچھ عرصہ کے لیے مؤخر کرنا چاہتے ہیں۔ کیا وراثت کی تقسیم میں تاخیر کرنے سے ورثا گناہ گار ہوں گے؟

ج: مکان کی تقسیم اس وقت ضروری ہے جب مشترکہ طور پر رہایش ختم کرنا مقصود ہو اور بعض ورثا تقسیم کا مطالبہ کریں۔ اس لیے مکان کی تقسیم مکان کی مالیت کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ مکان کی قیمت لگائی جائے گی۔ پھر جو شخص مکان لینا چاہے وہ دوسروں کو ان کے حصہ کی قیمت ادا کرے گا۔ اس وقت بچے چھوٹے ہیں، ان کے پاس اور مال نہیں ہے کہ ادا کر کے مکان لے سکیں اور مکان میں اپنے حصے کے پیسے لے کر دوسرا مکان بنا سکیں۔ یہی حال ان کی والدہ کا ہے۔ اس لیے جب تک پوری طرح تقسیم نہیں ہو سکتی اس وقت تک مشترکہ رہایش رکھ سکتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے جو حکم واضح ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔ جب مکان میں وقتی طور پر

© rasailojaraid.com